ہفت روزہ

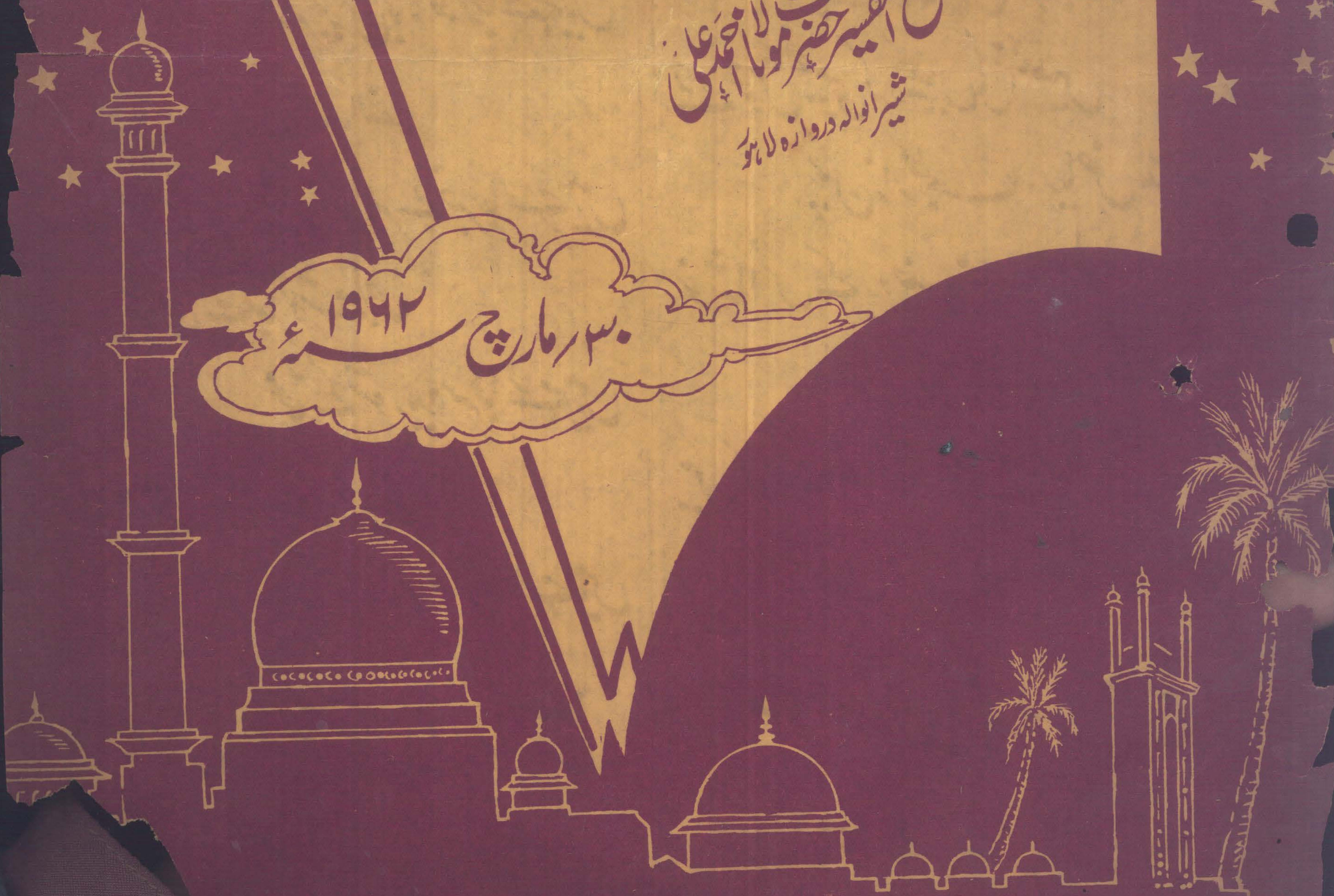
خدام الدین

لاہور

بیادگار

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

شیرانوالہ دروازہ لاہور



راسخ عرفانی، مکتبۂ نور، گوجرانوالہ

زائرینِ حرم

انِ خیر البشرؐ جا رہے ہیں
غلام اپنے آقا کے جا رہے ہیں

ہے خوش نصیبی زہے کامرانی
حرم کو مرے ہمسفر جا رہے ہیں

رہِ حق میں گر جان جاتی ہے جائے
کہ سر پر کفن باندھ کر جا رہے ہیں

محبّت کی یہ بیخودی اللہ اللہ
نہیں کچھ خبر بے خبر جا رہے ہیں

بڑی شان سے جانبِ دشتِ بطحا
محمدؐ کے شوریدہ سر جا رہے ہیں

خطاکار ہیں شرم سے پانی پانی
بصد عجز و با چشمِ تر جا رہے ہیں

گناہوں پہ اپنے پشیماں ہیں راسخؔ
ئے جھکائے نظر جا رہے ہیں

روانگی

ضیائے محبّت سے روشن ہے سینہ
روانہ ہوں میں سوئے مکّہ مدینہ

عدو سے بھی اب مجھ کو شکوہ نہیں ہے
مٹا ہے مرے قلب سے بغض و کینہ

میں بے زر سہی پھر بھی مفلس نہیں ہوں
محبّت کا حاصل ہے مجھ کو خزینہ

زہے خوش نصیبی کہ دیکھیں گی آنکھیں
چمن زارِ بطحا، ریاضِ مدینہ

خوشا اُس کے روضہ پہ میں جا رہا ہوں
سکھایا ہے جینے کا جس نے قرینہ

میں کیا منہ دکھاؤں گا کعبے میں جا کر
ہوں فرطِ حیا سے پسینہ پسینہ

تلاطم کا خطرہ نہیں مجھ کو راسخؔ
خدا کے حوالے ہے میرا سفینہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہفت روزہ **خدام الدین** لاہور

۲۳ر شوال المکرم ۱۳۸۱ھ

مطابق

۳۰ر مارچ ۱۹۶۲ء

محکمہ تعلیم و محکمہ جیلخانجات کا منظور شدہ

اس شمارہ میں

زائرین حرم / روانگی حرم	راسخ عرفانی گوجرانوالہ
اداریہ	مدیر
خطبہ جمعہ	"
مجلس ذکر	مولانا حافظ حمید اللہ صاحب
حج	مولانا محمد شفیع عمر الدینؒ لکھڑ
حضرت مولانا احمد علیؒ	ذوقی مظفر نگری
وظیفہ	حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ
پہلی ملاقات	ماسٹر محمد امین ہیڈ ماسٹر
نتیجہ وفاق المدارس	رجسٹرار وفاق المدارس ملتان
احادیث رسول	ماخوذ
محلہ والوں کی بات	حافظ عبد الاحد صدیقی

فون نمبر ۵۴۵۷۶

معذرت

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی وجہ سے اکثر منی آرڈر اور ڈاک رجسٹریاں وغیرہ رک گئیں تھیں۔ جو اکٹھی ہوکر ملیں۔ اکثر منی آرڈر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذاتی نام سے تھے۔ واپس کرنے پڑے۔ احباب کی شکایتیں بجا ہیں۔ لیکن ادارہ کے اراکین مذکورہ مجبوریوں کی وجہ سے آپ کی شکایات کا کماحقہ ازالہ نہیں کرسکے کوشش کی جارہی ہے۔ کہ انشاء اللہ العزیز آپ کی شکایات رفع کی جائیں

(مینجر)

اداریہ

الجزائر کے افق پر آفتاب حُریت کی ضَوفشانی

جنگ بندی کا اعلان کردیا

الجزائریوں کو مبارکباد

یہ خبر مسلمانوں کے لئے دل خوش کن اور مژدہ جانفزا ہے۔ کہ الجزائری عربوں کا جہاد حریت رنگ لایا۔ اور خدا خدا کرکے فرانسیسیوں کا کفر ٹوٹنے لگا۔ مسلسل سات سال تک خاک و خون میں تڑپنے موت سے کھیلنے اور فرانسیسی درندوں کا شکار کرتے رہنے کے بعد عرب مجاہدین نے کفر کی کمر ہمت توڑ کر رکھ دی۔ فرانس یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا۔ کہ سات سال تک موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر لڑنے اور موت کو غلامی کی زندگی پر ترجیح دینے والے الجزائری عرب جو لڑنے مرنے سے نہیں اکتاتے اور نہ ہماری مکمل مادی طاقت اور جنگی تیاریوں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ اگر ان سے مفاہمت نہ ہوئی تو فرانس روسی ریچھ کا مقابلہ کیسے کرسکے گا۔ جب کہ تنہا جرمنوں نے دو دفعہ فرانس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ مشرقی جرمنی میں اشتراکی یاجوج وماجوج بیٹھے سامراجیوں کے خلاف دانت پیس رہے ہیں۔ مغربی جرمنی نے پھر پوری طاقت حاصل کرلی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جرمنی کے دونوں حصے ہمیشہ ایک دوسرے سے الگ رہینگے امریکہ کی پشت بانی کے باوجود اشتراکی خطرے کے سامنے مقامی طاقت فرانس کی ہے۔ اگر وہ دلجمعی سے دفاعی انتظام نہ کرسکے تو امریکہ اور اس کے دوسرے بیرونی حلیف کہاں تک یہاں روس کا دفاع کرتے رہیں گے

فرانس کی پانچ چھ لاکھ مسلم فوج الجزائری عربوں نے بے کار کر رکھی ہے۔ جو الجزائر کو چھوڑ کر باہر جائے تو عرب دس لاکھ فرانسیسی آبادکاروں کا تیا پانچہ کرکے رکھ دیں۔ بہرحال عرب مجاہدین کی استقامت پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور وعدہ کے مطابق (اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ) ان کو سرخرو کیا جن عربوں کو فرانس بات کرنے کے قابل نہ سمجھتا تھا۔ آخرکار انہیں کو الجزائر کی ایک کروڑ آبادی کا نمائندہ سمجھنا پڑا۔ پہلے سوئزرلینڈ کے کسی خفیہ مقام پر فریقین کی بات چیت ہوئی پھر ایویان کے مقام پر دونوں کے نمائندوں نے سمجھوتے کی شرائط اور جنگ بندی کی تفاصیل طے کرنے کے لئے مسلسل چند دن تک گفتگو کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بالآخر فریقین کے نمایندے چند امور بلکہ تمام باتوں پر متفق ہوگئے۔ اور ۱۸ر مارچ ۱۹۶۲ء کا دن یادگار رہے گا۔ جبکہ دونوں فریق نے متفقہ طور پر جنگ بندی کا اعلان کیا۔ اور عربوں اور فرانسیسی حکومت کے درمیان سات سال سے موت و حیات کی جو کشمکش جاری تھی وہ باعزت طریقہ سے عرب مجاہدین کی کامیابی پر ختم ہوگئی۔ اگرچہ اس وقت فوری طور پر مکمل آزادی اور تنہا عربوں کا پورا قبضہ تسلیم نہیں کیا گیا۔ مگر اندازے کے مطابق شرائط جنگ بندی کی رو سے ایک سال کے اندر اندر فرانسیسی فوج کا انخلا مکمل ہوجائیگا اور آزاد اسلامی حکومتوں میں ایک بہادر

جانباز اور قیمتی قوم کی حکومت کا اضافہ ہوجائے گا۔ جس کی آبادی اکثر افریقی عرب ممالک سے زیادہ اور تقریباً ایک کروڑ ہے۔ جس کے بعد مراکش ٹیونس الجزائر۔ لیبیا (طرابلس) اور مصرو سوڈان وغیرہ کا نہایت مضبوط اسلامی عربی وفاق قائم ہونے کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ اور اگر شام و عراق لبنان اور سعودی عرب وغیرہ ایشیائی عربوں کا بھی ان کے ساتھ معاہدہ یا اتحاد ہو جائے۔ تو ساحل بحر اوقیانوس سے لے کر خلیج فارس اور بصرہ تک عربوں کا ایک مضبوط نظام قائم ہو جائے گا جس کی راہ میں بظاہر کوئی غیرمعمولی رکاوٹ نہیں ہے۔ صرف اتنی سی بات ہے۔ کہ ایشیائی عربوں میں بعض کے تعلقات و معاہدات روس سے ہیں۔ اور بعض کے امریکہ سے۔ لیکن یہ تمام باتیں اپنی کمزوری کی وجہ سے ہیں۔ جب ہم خود آپس میں ایک ہوکر بنیان مرصوص بن جائیں۔ تو پھر ہمیں اغیار کی وجہ سے ایک دوسرے کے مفادات سے بے اعتنائی برتنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

پھر مذکورہ تمام عرب ممالک کے ساتھ پاکستان اور انڈونیشیا وغیرہ مسلم سلطنتوں کا اتحاد سونے پر سہاگہ اور عالم اسلام کے اقتدار کا ضامن ہوگا۔

اس وقت مسلمانوں کے بین الاقوامی احوال و سیاسیات پر بحث نہیں ہے۔ الجزائر کی آزادی کے ضمن میں یہ بات آگئی۔ اس وقت الجزائر کی جنگ بندی کا اعلان تمام مسلمانوں کے لئے قابل مبارکباد اور مژدۂ جانفزا ہے۔ اس کے شرائط کی تفصیل تو ابھی سامنے نہیں آئی اتنی باتیں معلوم ہوچکی ہیں۔

(۱) کہ الجزائر کا پہلا سربراہ عبدالرحمن فارس ہوگا۔

(۲) اور انتظامی حکومت عربوں اور فرانسیسیوں کی مخلوط ہوگی۔ جس میں ۵ عرب ۴ فرانسیسی اور تین غیر جانبدار قسم کے آدمی ہونگے۔

(۳) فرانسیسی فوج کا انخلا تقریباً سال میں مکمل ہوگا۔

(۴) الجزائری عربوں کی پولیس ملک میں نظم ونسق قائم رکھے گی۔

(۵) فی الحال دونوں کی فوجیں حسب حال رہیں۔ یہ تمام باتیں اور یہ سارا دور عبوری (عارضی) رہے گا۔ اور آہستہ آہستہ تمام اختیارات عربوں کے حوالے ہو جائے گا۔

(۶) بعد کی اطلاع مصدقہ یہ ہے۔ کہ پہلے وزیر اعظم یوسف بن خدہ قرار پائے۔

ایک دشواری ایک خاص بات جو نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ وہ یہ ہے کہ فرانس کے صدر جنرل ڈیگال کے خلاف ایک پارٹی ہے جو الجزائر کی آزادی کے مخالف ہے۔ الجزائر میں فرانسیسی آباد کاروں کا بھی یہی نظریہ ہے۔ اب ان کی پشت پر فرانسیسی فوجیوں کی ایک خفیہ تنظیم ہے جو عربوں کے قتل و غارت پر تلی ہوئی وحشت زدگی کا مظاہرہ کرتی رہتی ہے اب جب کہ جنگ بندی کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس خفیہ تنظیم کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اور ان کی خفیہ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانسیسی قوم کسی معاہدہ کو تسلیم نہ کرے دیکھئے اب الجزائری عرب اور فرانسیسی حکومت مل کر کس طرح اس خفیہ تنظیم کی شرارتوں سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔

وزیر اعظم الجزائر یوسف بن خدہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ عربوں کو پہلے سے زیادہ چوکس رہنا چاہئے۔ معاہدہ پر امریکہ برطانیہ پاکستان ٹیونس وغیرہ ممالک نے فریقین کو مبارک باد دی ہے۔ اور دونوں کی امن پسندی کی تعریف کی آخری اطلاع یہ ہے۔ کہ فرانسیسی خفیہ فوجی تنظیم کے سربراہ جنرل سلان نے اب باقاعدہ تخریبی کاروائیاں کرنے اور ملک پر قبضہ کر لینے کا اعلان کیا ہے۔

اب تمام مسلمانوں کو پہلے سے زیادہ عاجزی اور الحاح سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں دعا مانگنی چاہئے۔ کہ وہ الجزائری عربوں کی قبول فرمائے اور ان کو بہت جلد مکمل آزادی سے ہمکنار کرے۔ ہم اپنے قارئین کو موجودہ سمجھوتے اور جنگ بندی کے اعلان پر مبارک باد دیتے اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بہترین استغفار

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَّوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ۔ حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین استغفار یہ ہے۔ کہ تو ان الفاظ کو کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تونے ہی مجھ کو پیدا کیا۔ اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے عہد پر ہوں۔ (یعنی جو عہد تجھ سے کیا ہے اس پر قائم ہوں) اور تیرے وعدہ پر ہوں (اور تیرے وعدہ پر کامل یقین رکھتا ہوں) اپنی طاقت کے موافق پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو میں نے کی ہے۔ (یعنی جو گناہ میں نے کئے ہیں ان سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں کا جو تو نے مجھ کو مرحمت فرمائی ہیں۔ اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھ کو بخشدے۔ کیونکہ (ص) گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا

ص۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے ان کلمات کو دن میں اس کے مفہوم پر کامل یقین رکھ کر اور وہ اسی دن مرجائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے۔ اور جو شخص پڑھے ان کلمات کو رات کے وقت اور وہ ان کے معنی پر یقین رکھتا ہو۔ اور صبح ہونے سے پہلے مرجائے وہ جنتی ہے۔

خطبہ یوم الجمعہ ۱۶ شوال المکرم ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء

مخدومنا و مرشدنا شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ اور ہفت روزہ خدام الدین کے مدیر اور انجمن خدام الدین کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ نے ارشاد فرمایا
نائب مدیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ

اُمّتِ مُسلمہ کا منصب اور اسکے فرائض

کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ تَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ ؕ

(پارہ ۴ رکوع ۳)

ترجمہ:۔ تم سب امّتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئیں۔ اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

حاشیہ شیخ الہندؒ:۔ اے مسلمانو! خدا تعالےٰ نے تم کو تمام امتوں میں بہترین امت قرار دیا ہے۔ اس کے علم ازلی میں پہلے سے یہ مقدر ہو چکا تھا۔ جس کی خبر بعض انبیائے سابقین کو بھی دے دی گئی تھی کہ جس طرح نبی آخرالزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے افضل ہوں گے آپ کی امّت بھی جملہ اُمم و اقوام پر گوئے سبقت لے جائے گی۔ کیونکہ اس کو سب سے اشرف و اکرم پیغمبر نصیب ہوگا۔ اَدْرَم و اکمل شریعت ملے گی۔ علوم و معارف کے دروازے اس پر کھول دئے جائیں گے۔ ایمان و عمل اور تقویٰ کی تمام شاخیں اس کی محنت اور قربانیوں سے سرسبز و شاداب ہوں گی۔ وہ کسی خاص قوم و نسب یا مخصوص ملک و اقلیم میں محصور نہ ہوگی۔ بلکہ اس کا دائرہ عمل سارے عالم کو اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہوگا۔ گویا اس کا وجود ہی اس لئے ہوگا کہ وہ دوسروں کی خیرخواہی کرے اور جہاں تک ممکن ہو انہیں جنت کے دروازوں پر لا کر کھڑا کر دے اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

ساری امّت مبلّغ ہے

حاشیہ شیخ التفسیرؒ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی ساری امّت مبلّغ ہے۔ امت کا بحیثیت امت کے یہ فرض ہے کہ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ لہذا جو شخص بھی اس امت کا فرد کہلائے گا۔ اس کے ذمہ یہ فرض عائد ہو جائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد ہے بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً (حدیث)

منکر کی تحقیق

حضرت شیخ الہندؒ منکر کے بارے میں فرماتے ہیں۔ منکر (بُرے کاموں) میں کفر، شرک، بدعات، رسوم قبیحہ، فسق و فجور اور ہر قسم کی بداخلاقی اور نامعقول باتیں شامل ہیں۔ ان سے روکنا بھی کئی طرح ہوگا۔ کبھی زبان سے، کبھی ہاتھ سے، کبھی قلم سے، کبھی تلوار سے۔ غرض ہر قسم کا جہاد اس میں داخل ہو گیا۔ یہ صفت جس قدر عموم و اہتمام سے امت محمدیہ میں پائی گئی۔ پہلی امتوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

ایمان باللہ کے معنی

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ

حاشیہ شیخ الہندؒ:۔ اللہ پر ایمان لانے میں، اس کی توحید پر، اس کے رسولوں پر اور کتابوں پر ایمان لانا بھی داخل ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ توحید خالص و کامل کا اتنا شیوع و اہتمام کبھی کسی امت میں نہیں رہا۔ جو بحمداللہ اس امت میں رہا ہے

امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا حاصل

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے چاہتا ہے کہ اس امت (خیرالامم) میں شامل ہو تو چاہئے کہ اللہ کی شرط پوری کرے۔ یعنی امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ایمان باللہ جس کا حاصل ہے "خود درست ہو کر دوسروں کو درست کرنا" جو شان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تھی۔

منصب کے فرائض

حضرات! آیۃ کریمہ کی تفسیر سے امت مسلمہ کا منصب معلوم ہو گیا جس کی رُو سے ہمارا فرض تھا کہ ہمارا امیر و غریب، حاکم و محکوم خود درست ہو کر دوسروں کو درست کرنے کی فکر کرتا۔

ردِّ عمل

مگر وائے ناکامی یہاں آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے۔ خود مسلمان شراب پیتا ہے اور پلاتا ہے، سود کھاتا اور کھلاتا ہے۔ فسق و فجور میں خود مبتلا ہو کر دوسروں کو ترغیب دیتا ہے یہ شراب کی دکانیں، یہ سینما، یہ چکلے، یہ آرٹ سکول، یہ میوزک کالج، یہ فواحش کے اڈے کیا کسی مسلمان ملک کی شان کے لائق ہیں ہمارے ہاں اسلام کا صرف نام رہ گیا ہے۔ اسلامی عمل کہیں نظر نہیں آتا۔

صدر مملکت کا انتخابی منشور

آج ہمارے صدر مملکت نے اپنے انتخابی منشور کا اعلان کرتے ہوئے اسلامی نظریہ سے وابستگی کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ تو کیا صرف اعلان کر دینے سے اسلام زندہ ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ جب تک عزم و جزم کے ساتھ اس کے لئے عملی اقدامات نہ کئے جائیں اور خلاف اسلام اعمال کو حکماً بند نہ کیا جائے۔ م

مجلسِ ذکر منعقدہ جمعرات ۱۴ر شوال المکرم ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۲ر مارچ ۱۹۶۲ء

مخدومنا و مرشدنا حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ مولانا حمید اللہ مدظلہٗ نے ذکر کے بعد ارشاد فرمایا۔
(نائب مدیر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْد

اللہ جل جلالہ کی عبادت

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(سورہ اعراف رکوع ۱۲۔ پارہ ۹)

ترجمہ:۔ اور ہم نے پیدا کئے دوزخ کے واسطے بہت سے جِنّ اور آدمی۔ اُن کے دل ہیں کہ اُن سے سمجھتے نہیں۔ اور آنکھیں ہیں کہ اُن سے دیکھتے نہیں۔ اور کان ہیں کہ اُن سے سنتے نہیں۔ وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ اُن سے بھی زیادہ بے راہ (یعنی چوپاؤں سے بھی بدتر) وہی لوگ ہیں غافل۔ اور اللہ کے لئے ہیں سب نام اچھے سو اس کو پکارو۔ وہی نام کہہ کر اور چھوڑ دو ان کو جو کج راہ چلتے ہیں۔ اس کے ناموں میں۔ وہ بدلہ پائیں گے اپنے کئے کا۔

سورۃ الذاریٰت میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

ترجمہ:۔ اور میں نے پیدا کیا جِنّ اور انسان کو فقط اپنی عبادت کے لئے۔

سورہ آل عمران میں فرماتے ہیں:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ:۔ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

ان چاروں آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اور جن کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عبادت کس طرح کی جائے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کرو۔ اُن کے نقشِ قدم پر اپنی زندگی کو بسر کرو۔

اگر کوئی انسان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کے خلاف زندگی بسر کرے گا تو اس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم ایسے انسانوں کو دوزخ کا ایندھن بنائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ ان کو عذاب ہوگا۔

جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری نہیں کرے گا دوزخ میں جائے گا۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں

کہ اُن کے دل ہیں لیکن اُن سے حق بات کو سمجھتے نہیں۔ اپنے مفاد کے لئے حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ قرآن پر دل سے غور نہیں کرتے۔

اُن کی آنکھیں ہیں لیکن اُن سے حق راستے کو دیکھتے نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے عجائباتِ قدرت کو دیکھتے نہیں۔

اُن کے کان ہیں لیکن اُن سے حکم حق کو نہیں سنتے۔ قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی ہو تو بجائے غور سے سننے کے حق بات کی مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت ابا جان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ بیٹا ۴۵ سال ہو گئے مجھے لاہور آئے ہوئے۔ میں قرآن مجید کا درس دیتا ہوں۔ کئی لوگ مجھے اچھا نہیں سمجھتے۔ تم بھی اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر دین کی خدمت کرتے رہنا۔ کسی کی پروا نہ کرنا۔ لوگ تو حق بات کی مخالفت کرتے ہی رہے ہیں اور کرتے ہی رہیں گے۔

ان ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ یہ چوپائے ہیں بلکہ چوپاؤں سے بھی بدتر۔

ریچھ، بندر، کتا اپنے مالک کا کہنا مانتا ہے۔ اپنے مالک کی آواز سنتے ہی کتا دُم ہلانی شروع کر دیتا ہے۔

تماشا کرنے والے بندر اور ریچھ سے مختلف کرتب کرواتے ہیں مجال نہیں کہ وہ اپنے مجازی آقا کے حکم کے خلاف کوئی کام کرے لیکن اس کے برعکس انسان اپنے مالک حقیقی (اللہ تعالےٰ) کی مخالفت پر ڈٹا ہوا ہے۔

اگر اُسے نماز کی طرف بلایا جائے تو بیٹھا حقہ پیتا رہتا ہے یا ریڈیو کے سامنے بیٹھا گانے سنتا رہتا ہے اگر قرآن مجید کے درس کے لئے کہا جائے تو بجائے سننے کے مخالفت شروع کر دیتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے۔ یہ اپنے دل، دماغ کان اور آنکھوں کو اللہ تعالےٰ کے

محمد شفیع عمر الدین (سانگھڑ)

حج

(۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ٥ (الحج ایت ۲۷)

ترجمہ۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردے۔ کہ تیرے پاس پا پیادہ اور پتلے اونٹوں پر دور دراز راستوں سے لوگ آئیں۔

"جب کعبہ تعمیر ہوگیا۔ تو ایک پہاڑ پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا۔ کہ لوگو! تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے۔ حج کو آؤ۔ حق تعالےٰ یہ آواز ہر روح کو پہنچا دی۔ بلا شبہ جیسے آج کل ہم امریکہ یا ہندوستان میں بیٹھ کر لندن کی آوازیں سُن لیتے ہیں۔ جس کے لئے حج مقدر تھا۔ اُس کی رُوح نے لبیک کہا۔ وہی شوق کی دبی ہوئی چنگاری ہے۔ کہ ہزاروں آدمی پاپیادہ تکلیفیں اٹھاتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں۔ اور بہت سے اتنی دور سے سوار ہوکر آتے ہیں۔ کہ چلتے چلتے اونٹنیاں تھک جاتی ہیں۔ اور دبلی ہوجاتی ہیں۔ بلکہ عموماً حاجیوں کو عمدہ سانڈنیاں کہاں ملتی ہیں۔ ان ہی سوکھے دبلے اونٹوں پر منزلیں طے کرتے ہیں۔ یہ گویا اس دعاء کی قبولیت کا اثر ہے جو حضرت ابراہیمؑ کی تھی۔
فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ" (ابراھیم رکوع ۶)
(مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ)

اسلام کا ایک رکن

دین اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ایک رکن بیت اللہ شریف کا حج کرنا بھی ہے۔

حج کرنے میں تاخیر نہ کرنی چاہئے

اس رکن کی ادائیگی میں تاخیر ہرگز نہ کرنی چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس کے ذمے حج فرض ہوگیا ہو۔ اسے چاہئے۔ کہ اس فریضہ کو جلدی ادا کرے۔ کیونکہ دیر کرنے سے ہوسکتا ہے۔ کہ ایسا مرض لاحق ہو جائے۔ جس کی وجہ سے حج پر نہ جا سکے۔ یا زادِ راہ ختم ہو جائے۔ یا کوئی دوسرا ایسا کام درپیش آجائے جو حج پر جانے سے رکاوٹ کا باعث بن جائے۔

افضل عمل

حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا۔

اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

(اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا) پوچھا گیا اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا:

اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

(اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنا) پھر پوچھا گیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا

حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

(حج مقبول)

یعنی وہ حج جس میں گناہ کا کوئی کام نہ کیا ہو۔ (مشکوٰۃ)

بخشش گناہاں

عاصی بندوں کے لئے بڑی خوشخبری ہے۔ کہ حج کی بدولت گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حدیث۔ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ جو شخص حج کرے اور (احرام کی حالت میں) اپنی زوجہ سے قربت (اور اس کے لوازمات) سے بچے۔ اور کوئی گناہ نہ کرے تو وہ (حج کرکے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے) گویا کہ اسے آج ہی اس کی ماں نے جنا ہے۔

جنت کی بشارت

حدیث۔ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہ تمام معاف کردئے جاتے ہیں۔ حج مبرور کی جزاء سوائے جنت کے کچھ نہیں۔

یعنی حج مبرور کرنے والے کو جنت ملے گی۔

تارک حج کو وعید

حدیث۔ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا الآیۃ

(اسعاف الحجاج عربی بحوالہ ترمذی)

ترجمہ۔ جس شخص کو بیت اللہ تک حج کے لئے جانے کے لئے زاد راہ اور سواری (کا خرچ) میسر ہو پھر وہ حج نہ کرے۔ تو ہمیں پرواہ نہیں کہ وہ یہودی

یا نصاریٰ وغیرہ ہو کر مرے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا۔ اللہ کا حق ہے۔ جو شخص اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو" (آل عمران آیت ۹۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ "باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والا یہودی یا نصاریٰ ہو کر مرے گا"

نیز آپ نے فرمایا کہ "میرا ارادہ ہے۔ کہ لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیج دوں تاکہ وہ دیکھیں کہ جو لوگ باوجود طاقت رکھنے کے حج نہ کرتے ہوں۔ ان پر جزیہ لگاویں وہ مسلمان نہیں ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ (تفسیر ابن کثیرؒ)

وہ حضرات جو دنیا کے مختلف ممالک کی سیر و سیاحت کے تو بڑے شائق ہیں۔ مگر فریضہ حج ادا کرنے میں کسلمندی دکھاتے ہیں۔ یا باوجود استطاعت کے غفلت برتتے ہیں۔ اور حج پر نہ جانے کے فضول بہانے تراشتے ہیں۔ انہیں عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اس فعل سے فوراً توبہ کرنی چاہیئے۔ اور جلد حج کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کے مہمان ہونے کا شرف

حدیث۔ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر دعا مانگتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اور مغفرت چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ کہ وہ حج اور عمرہ کرنے والوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

ملاقات حاجی

حدیث۔ جب تو کسی حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر۔ اور مصافحہ کر اور اسے درخواست کر۔ کہ وہ تیرے لئے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے بخشش کی دعا مانگے۔ اس لئے کہ وہ بخش دیا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حاصل کلام حاجی جب وطن واپس لوٹے تو اس سے دعا منگوانا چاہیئے کیونکہ حاجی اور جن کے لئے وہ مغفرت کی دعا مانگے بخش دیئے جاتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کو ان کی واپسی پر مل کر ان کی دعاؤں سے برکت حاصل کریں۔

عبرت اور یاد آخرت

حضرت حجۃ الاسلام امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔

سفر حج

کی وضع بالکل سفر آخرت کی سی ہے۔ اور مقصود یہ ہے کہ حجاج کو اعمال حج ادا کرنے سے مرنے کے بعد پیش آنے والے واقعات یاد آجائیں۔ مثلاً

شروع سفر

میں بال بچوں سے رخصت ہوتے وقت سکرات موت کے وقت اہل و عیال سے رخصت ہونے کو یاد کرو۔ اور

وطن سے باہر

نکلتے وقت دنیا سے جدا ہونے کو اور

سواری

کے جانور پر سوار ہوتے وقت جنازہ کی چار پائی پر سوار ہونے کو یاد کرو۔

احرام

کا سفید کپڑا پہنتے وقت کفن میں لپیٹنے کو۔

میقات حج

تک پہنچنے میں اور جنگل و بیابان قطع کرتے وقت اُس دشوار گھاٹی کے قطع کرنے کو یاد کرو جو دنیا سے باہر نکل کر میقات قیامت تک عالم برزخ یعنی قبر میں تم کو کاٹنی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہو تو زندہ ہونے اور قبروں سے اٹھنے کے وقت میدان حشر میں حاضری کے لئے تم عرض کروگے۔

غرض

اسی طرح ہر عمل میں ایک عبرت اور معاملہ آخرت کی یاد دہانی ہے جس سے ہر شخص میں جس قدر بھی اس کو صفائی قلب اور دین کی ضروریات کے خیال رکھنے کی وجہ سے استعداد ہوگی۔ آگاہی حاصل کر سکتا ہے (اربعین)

چند مفید باتیں

حج پر روانگی سے قبل ان باتوں کو خوب ذہن نشین کرلو۔

۱۔ **زادِ راہ**۔ پاک و حلال مہیا کیا جائے۔ ظلم وغیرہ کرکے سرمایہ اس پاک مقصد کے لئے ہرگز فراہم نہ کریں۔

۲۔ **فرائض و طہارت** کا خیال سارے سفر میں رکھیں۔ فرض نمازیں ہرگز قضا نہ ہونے دیں

۳۔ **لڑائی جھگڑا** دوران سفر میں کسی کے ساتھ ہرگز نہ کریں صبر، ضبط اور تحمل کو اپنا شعار بنائیں۔

۴۔ **بد اخلاقی** کے ساتھ ہرگز کسی کے ساتھ پیش نہ آئیں خوش اخلاقی کو اپنا اصول بنائیں۔

۵۔ **وقت** کو غنیمت جانیں۔ سیر و سیاحت کی طرف التفات نہ کریں۔ اور ذکر و اذکار میں وقت صرف کریں۔

حاجی کا سامان

الحمد للہ۔ آج کل ہر طبقے کے افراد کے لئے ضروریات زندگی کی ہر قسم کی چیزیں ارض مقدس میں بافراط مل سکتی ہیں۔ اس لئے عازمین حج کو چاہیئے کہ مختصر سامان کے ساتھ ہلکے پھلکے سفر کریں۔

مختصر سامان کی فہرست

(۱) احرام کی دو سفید چادریں۔

(۲) دو چار کپڑوں کے جوڑے۔

(۳) مختصر برتن۔ بالٹی۔ لوٹا۔ گلاس۔ برتن اس قسم کے ہوں۔ کہ ایک برتن بہت سارے کام دے سکے۔ مثلاً۔ پیالہ۔ اس میں

پانی پیا جا سکتا ہے۔ کھانا ڈال کر کھایا جا سکتا ہے۔ وغیرہ۔

(۴) قرآن کریم (۵) ادعیہ مسنونہ کی کوئی کتاب مثلاً حصن حصین وغیرہ۔ (۶) ایک دو دوسری دینی کتب حسب مذاق۔ خصوصاً جن میں حج کے مسائل بھی ہوں۔ (۷) ہلکا سا جا نماز (۸) سرمہ دانی (۹) تیل کی شیشی۔ (۱۰) کنگھی۔ (۱۱) قینچی، ناخن تراش۔ استرہ چاقو۔ (۱۲) آئینہ (۱۳) مسواک (۱۴) سوئی دھاگہ (۱۵) نہانے کا صابن صرف بحری سفر کے لئے (۱۶) عطر (۱۷) گھی جتنا سارے سفر کے لئے کافی ہو (۱۸) بستره بالکل مختصر موسم کا لحاظ رکھتے ہوئے لیں۔ (۱۹) مچھر دانی ضرور ساتھ لیں۔

ضروری ہدایت۔ سامان کے جتنے نگ (PACKAGES) ہوں۔ ہر ایک پر اپنا اور اپنے معلم کا نام پختہ رنگ یا پینٹ سے لکھ لینا چاہئے۔ جدہ شریف کی بندرگاہ پر قلی سب حاجیوں کا سامان اکٹھا اتار کر ٹرکوں میں کسٹم شیڈ میں پہنچاتے ہیں۔ اس لئے حاجیوں کا سامان ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتا ہے۔ لہٰذا سامان مختصر ہونے کے علاوہ اس کے نگ جتنے کم ہوں گے اتنی ہی تلاش کی کم زحمت اٹھانی پڑے گی۔

تنبیہ۔ اپنی حکومت کے قانون کے برخلاف نہ کوئی چیز لے کر جائیں۔ اور نہ لے کر آئیں۔ یہ اس پاک سفر کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اسی طرح عربستان کی حکومت کے قانون کا بھی لحاظ رکھیں۔

گھر سے روانگی کے آداب

(۱) جمعرات کو سفر پر جانا مسنون ہے
(۲) گھر سے روانہ ہونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔
(۳) اپنی نیت درست کرلیں۔ حج کا مقصد محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہو۔ اس لئے بڑی خوشی، شوق، محبت اور رغبت کے ساتھ روانہ ہوں۔

یہ دعا مانگیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا

ذوقی مظفر نگری

حضرت مولینا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

اک سفیرِ شہریارِ خلد ہے احمد علیؒ
ہر نظر میں اعتبارِ خُلد ہے احمد علیؒ

اللہ اللہ عاملِ دینِ متیں کا یہ مقام
اب امینِ تاجدارِ خُلد ہے احمد علیؒ

اِس جہاں میں پیکرِ توحید و سنت تھا کبھی
اُس جہاں میں اب نگارِ خُلد ہے احمد علیؒ

کارِ دنیا جس کی راہوں میں نہ حائل ہو سکے
وہ مُسلّم کامگارِ خُلد ہے احمد علیؒ

جس پہ نازاں شرحِ قرآن و حدیثِ مصطفےٰ
وہ کلیم و رازدارِ خُلد ہے احمد علیؒ

اک مجاہد تھا جہادِ فی سبیل اللہ کا
اک شہیدِ رہگزارِ خُلد ہے احمد علیؒ

وہ شریعت کا مُعلّم وہ طریقت کا امام
نعمتِ پروردگارِ خُلد ہے احمد علیؒ

مِل گیا تقلیدِ محبوبِ خدا سے یہ شرف
باعثِ صد افتخارِ خُلد ہے احمد علیؒ

دُور تر ہے جس سے دوزخ کے اندھیروں کا فسوں
بس وہ فانوس دیارِ خُلد ہے احمد علیؒ

کل جو دستورِ ملوکیت کو ٹھکرا کر گیا
آج امینِ اقتدارِ خُلد ہے احمد علیؒ

بادۂ وحدت سے اُس کا جام دل معمور تھا
اب یقیناً میگسارِ خُلد ہے احمد علیؒ

قُدسیوں کو جس کی آمد کا تھا کل تک انتظار
وہ بہارِ شاخسارِ خُلد ہے احمد علیؒ

پہلے قصرِ دینِ احمدؐ کا رہا ہے پاسباں
اِس لئے وجہِ وقارِ خُلد ہے احمد علیؒ

اب بھی اُس کے علم و فن سے اک جہاں ہے فیضیاب
اب بھی صَرفِ کار و بارِ خُلد ہے احمد علیؒ

مصرعۂ تاریخ رحلت خوب ذوقی نے کہا
مرحبا کیفِ بہارِ خُلد ہے احمد علیؒ

۱۳۸۱ ھجری

هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى ـ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ ـ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ـ (حصن حصین)

ترجمہ - اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں - اے اللہ! ہم پر یہ ہمارا سفر آسان کر دے - اور اس کا فاصلہ طے کر دے - الہیٰ تو ہی اس سفر میں رفیق اور گھر والوں کا نائب ہے اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت اور ناگوار منظر اور مال اور اہل اولاد میں واپسی پر خرابی سے پناہ مانگتا ہوں۔

حدیث میں وارد ہے - تین دعائیں قبول ہوتی ہیں - اس میں شک نہیں

(۱) مظلوم کی دعا

(۲) اور مسافر کی دعا

(۳) اور باپ کی بیٹے کے حق میں (ریاض الصالحین بحوالہ ابو داؤد - ترمذی)

لہٰذا سفر میں مسنونہ دعائیں مانگتے رہیں -

جدہ شریف کی طرف سفر

یہ سفر بذریعہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز ہوتا ہے - عازمین حج کو چاہئے کہ حکومت کے اعلان کے مطابق ٹکٹیں حاصل کرکے سفر پر روانہ ہوں۔

جہاز پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں -

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ۭ اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (ھود آیت ۴۱)

ترجمہ - اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے - بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے -

(۲) سُبْحٰنَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (الزخرف آیت ۱۳-۱۴)

ترجمہ - اور کہو وہ ذات پاک ہے - جس نے ہمارے لئے

[illegible] لاہور سے [illegible]

وظیفے

مرتبہ حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ کے لئے ۹ مارچ ۱۹۶۲ء کا خدام الدین ملاحظہ فرمائیں

ذکر صبح و شام

(۳) رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ - میں اللہ تعالےٰ کو اپنا پالنے والا تسلیم کرنے اور اسلام کو اپنا دین بنانے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی ماننے میں راضی ہوں

فضیلت - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے - کہ جو کوئی مسلمان بندہ اس دعا کو صبح و شام تین دفعہ پڑھے - اللہ تعالےٰ پر اس کا حق ہو جاتا ہے - کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے (رواہ احمد والترمذی)

عبرت - عزیز بھائیو! وظائف کے پڑھنے سے مطلب تو یہ ہے - کہ خدا تعالےٰ راضی ہو اور عذاب الٰہی سے نجات ملے - جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وظیفہ کے پڑھنے والوں کے لئے عذاب الٰہی سے نجات کا ذمہ لیتے ہیں - تو اس سے بڑھ کر تمہیں قبولیت اور نجات کا اور پکا وعدہ کہاں سے مل سکتا ہے - ہمارا فرض ہے - کہ ہم اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریقوں سے اللہ تعالےٰ کو راضی کریں -

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

ضروری تنبیہ

بھائیو! اللہ تعالےٰ کا وعدہ تمہیں تب نصیب ہوگا - جب اس دعا کو سمجھ کر عمل کرو - ورنہ یقیناً یاد رکھو - زبانی اور عملاً انکار سے کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوسکیگا

مطلب فقرہ اوّل

جب اللہ تعالےٰ کو ہم نے پالنے والا مان لیا - تو ہمارا فرض ہے - کہ پرورش کے لئے سوائے خدا تعالےٰ کے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں - اپنی کسی بھی حاجت میں سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کے دروازہ کو کھٹکھٹائیں - اور جب تک پا نہ لیں - اسے چھوڑ کر کہیں نہ جائیں - کیونکہ یہ یقین ہے - کہ سوائے اس کے دروازے کے اور کوئی دروازہ نہیں ہے جہاں سے مل سکے - اور اگر کہیں بھی گئے تو گویا کہ عملاً ہم نے اس وعدہ کو توڑ دیا اور مشرک بن گئے -

مطلب فقرہ دوم

اپنی عبادات - اقتصادیات - سیاسیات میں قانون اسلام کتاب اللہ و سنت رسولہٖ کو دستور العمل بنائیں - ورنہ ہم زبان سے اسلام کے مداح اور عمل سے دشمن کہلائیں گے -

مطلب فقرہ سوم

جب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کا بھیجا ہوا مان لیا ہے - اور ہم خدائے عزوجل کے بندے ہیں - تو ہمارا فرض ہے - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں باگ دے دیں اور چپ چاپ آپ کے نقش قدم پر چلتے جائیں -

ہر نماز کے بعد کا ذکر

(۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ـ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (رواہ مسلم)

ترجمہ - اللہ تعالیٰ سب عیبوں سے پاک ہے - سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

فضیلت - حدیث شریف میں ہے - کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک خادم لینے کے لئے تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا - کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں ۔ جو خادم سے بہتر ہو - پھر آپ نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳، ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار ہر نماز کے وقت اور سونے کے وقت پڑھا کرو۔

مطلب - یعنی جتنا آرام آپ کو خادم سے پہنچتا - اس سے زیادہ ان کلمات کے پڑھنے سے بارگاہِ خداوندی میں نصیب ہوگا۔

(۵) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ - اللہ تعالیٰ سب عیبوں سے پاک ہے اور ساری تعریف اسی کے لئے ہے - اللہ تعالیٰ عظمت دینے والا (سب عیبوں سے) پاک ہے -

فضیلت - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے - (یہ دو) کلمے زبان پر ہلکے ہیں میزان (جس میں قیامت کے دن لوگوں کے اعمال تلیں گے) میں بھاری ہیں - رحمن کے ہاں محبوب ہیں (متفق علیہ)

عبرت - خدا تعالیٰ کے بندو! نماز کے علاوہ جب تمہیں یادِ الٰہی کا شوق پیدا ہو - ان وظائف کو پڑھا کرو - جو بے حد مختصر اور بہت ہی آسان اور بارگاہِ الٰہی میں یقیناً مقبول ہیں۔

(۶) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

(رواہ مسلم)

ترجمہ - اللہ تعالیٰ سب عیبوں سے پاک ہے - سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے - سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

فضیلت اوّل - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے - یہ چار کلمات سارے کلاموں سے افضل ہیں - ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب کلاموں سے زیادہ پیارے ہیں

فضیلت دوم - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے - کہ ان کلمات کا پڑھنا میرے ہاں تمام ان چیزوں سے زیادہ محبوب ہے - جن پر سورج نکلتا ہے۔

(رواہ مسلم)

عبرت - اللہ تعالیٰ کے بندو! خدا سے ڈرو - اور جو کچھ سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے وہ کرو - اپنی طرف سے نئی نئی ایجادیں مت کرو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وظیفے کو سب سے افضل اور سب سے زیادہ محبوب فرماتے ہیں تو کیا تمہاری محبت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمہیں مجبور نہیں کرتی کہ تم اسے دل میں جگہ دو اور زبان سے اس کا ورد کرو - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان ترک شدہ سنتوں کو زندہ کرکے بہشت میں آپؐ کی معیت کا فخر حاصل کرو - کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے - کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا - وہ میرے ساتھ اکٹھا بہشت میں ہوگا - عزیزو! اپنے گھروں اور مسجدوں میں ان وظائف نبویہ کا چرچا ڈال دو - اور اپنی ایجادات چھوڑ دو - تاکہ تم پر خدا تعالیٰ راضی ہو - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح تم سے خوش ہو۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

(۷) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

(رواہ الترمذی و ابو داؤد)

ترجمہ - میں اس خدا سے بخشش مانگتا ہوں - جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے - وہ زندہ ہے - خود قائم اور جہان کو قائم رکھنے والا ہے - میں (اپنے گناہوں سے باز آکر) اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

فضیلت اوّل - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے - کہ جس نے یہ سابقہ کلمات استغفار پڑھے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ وہ میدان جنگ سے ہی بھاگا ہوا ہو (کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے) جب یہ معاف ہو جاتا ہے تو باقی بطریق اولیٰ معاف ہوجائیں گے

فضیلت دوم - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے استغفار کو لازم کرلیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر تنگی سے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے - اور ہر غم سے نکال کر اسے راحت پہنچاتا ہے - اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے - جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو۔

(رواہ ابوداؤد)

فضیلت سوم - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور بہترین خطاکار وہ لوگ ہیں۔ جو توبہ کرنے والے ہیں (رواہ الترمذی)

ضروری گزارش

برادران اسلام! صحیح مسلم میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے - آپ نے فرمایا - اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ کرو - میں بھی روزانہ سو دفعہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ کرتا ہوں - علاوہ اس کے سابقہ ذکر شدہ فضیلتوں میں آپ پڑھ چکے ہیں - کہ ہر شخص خطاکار ہے - اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں - لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے - کہ اگر وہ نماز کے علاوہ اپنے شوق سے یاد الٰہی چاہتا ہے - تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے اس ارشاد بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا اتباع کرے۔ کہ روزانہ سو دفعہ مذکور الصدر استغفار کا ورد کیا کرے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بھی معاف فرمادے اور اس کی ہر مصیبت دور ہو۔ اور ہر رنج میں راحت نصیب ہو۔

توبہ کا صحیح مطلب

توبہ سے مراد یہ نہیں ہے۔ کہ فقط زبان سے ورد توبہ کرے اصل توبہ تو یہ ہے۔ کہ اپنے گناہوں کو خیال میں لاکر سابقہ غلطیوں پر شرمندہ ہو۔ اور آئندہ ان کے ترک کرنے کا دل سے پختہ ارادہ کرلے

توبہ سے مصیبتوں کے دور ہونیکا راز

اس جہان کا چلانے والا خدائے قدوس وحدہٗ لاشریک لہ ہے۔ جو وہ کرنا چاہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور اس کا اعلان ہے کہ "میں ہر ایک کی دعا سنتا اور قبول کرتا ہوں"۔ بشرطیکہ کسی گناہ کے کام کی دعا نہ ہو۔ قطع رحمی کی نہ ہو۔ اور جلدی نہ کرے۔ مانگتا رہے۔ یہاں تک کہ کام ہو جائے۔ اس اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک زبردست شرط یہ ہے۔ کہ مانگنے والے کا تعلق اپنے گناہوں کی شامت کے باعث خدا تعالےٰ سے بگڑا ہؤا نہ ہو۔ ورنہ اس کی مثال ایسی ہوگی۔ کہ دریا سے ایک نہر میں پانی آتا تھا۔ لیکن چند روز کے بعد اس نہر میں مٹی بھر گئی کہ اب پانی آہی نہیں سکتا اور جتنا ملک قبل ازیں اس نہر سے سرسبز وشاداب نظر آتا تھا۔ سب ویران ہوگیا۔ اگر ہم دوبارہ اس ملک کو سرسبز وشاداب دیکھنا چاہتے ہیں تو نہر کے طول و عرض سے مٹی کے انبار ہٹا دیں تب پانی آ سکتا ہے۔ اور مثل سابق لہلاتی کھیتیاں اور ہرے بھرے درختوں کے جھنڈ بن سکتے ہیں بعینہ اسی طرح صدق دل والی توبہ سے وہ حجابات اٹھ جاتے ہیں

جو قبولیت دعا میں مانع تھے اور ارادۂ الٰہی کی برقی قوت اس کے کاموں کی بگڑی ہوئی مشین کو چلا دے گی۔

نماز مغرب کے بعد کا ذکر

(۸) اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ۔ اے اللہ! تو مجھے دوزخ سے پناہ دے۔

فضیلت۔ ایک صحابی کو آپ نے فرمایا۔ کہ جب تم مغرب کی نماز سے فارغ ہو جاؤ۔ تو کسی سے بولنے سے پہلے سات دفعہ یہ کلمات پڑھا کرو۔ جب تم نے شام کو پڑھے اور اسی رات تم مرگئے۔ تو اللہ تعالے تمہیں دوزخ سے نجات دے گا اور جب تم نے صبح کی نماز کے بعد پڑھے۔ پھر اگر تم اسی دن مرگئے تو اللہ تعالے تمہیں دوزخ سے نجات دے گا (رواہ ابوداؤد)

عبرت۔ خدا کے بندو! اگر اللہ تعالے کے عذاب سے نجات پانے کا شوق ہے۔ تو نماز مغرب اور صبح کے بعد یہ وظیفہ پڑھا کرو۔

بستر پر لیٹنے کا ذکر

(۹) اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَکَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ۔ اے اللہ تعالیٰ! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچا۔

فضیلت۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت اپنا دایاں ہاتھ خسارۂ مبارک کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے (رواہ ابوداؤد)

عبرت۔ مسلمان بھائیو! کیا ہمیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح رات کو سوتے وقت موت کا نقشہ یاد آتا ہے۔ اگر یاد آتا تو سوتے وقت تمام گناہوں سے تائب ہوکر سوتے اور صبح اٹھ کر بے ایمانی۔ خلق خدا کی دل آزاری۔ حق تلفی۔ غیبت۔ جھوٹ۔ حسد۔ کینہ بغض۔ عداوت وغیرہ حماقتیں نہ کرتے۔ عقلمندو! ہوش سے کام لو

مصیبت زدہ کو دیکھنے کیوقت کا ذکر

(۱۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (رواہ الترمذی)

ترجمہ۔ اس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ جس نے مجھے عافیت دی۔ اس مصیبت سے جس میں تمہیں مبتلا کیا۔ اور مجھے اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

فضیلت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ کوئی شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھتا ہے۔ تو اس کو یہ مصیبت کبھی نہیں پہنچے گی۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

ادائے قرض کی دعا

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ۔ اے اللہ تعالےٰ غم سے بچنے کے لئے تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی اور سستی سے محفوظ ہونے کے لئے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ بخل اور بزدلی سے بچنے کے لئے تیری حفاظت چاہتا ہوں۔ قرضے میں دب جانے اور لوگوں کی جھڑکیوں سے محفوظ رہنے کے لئے تیری پناہ ڈھونڈتا ہوں۔

فضیلت۔ حدیث شریف میں ہے ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے غموں اور قرضوں نے گھیر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ایسی کلام نہ بتاؤں۔ کہ تم اسے پڑھو تو اللہ تعالیٰ تیرے غم دور کردے اور تیرا قرضہ اتار دے۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ہاں بتائیے آپ نے فرمایا۔ صبح و شام یہ دعا

پڑھا کرو۔ وہ شخص کہتا تھا۔ کہ میں نے یہ دعا پڑھنی شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دور کر دیا۔ اور میرا قرضہ بھی ادا کر دیا۔

عبرت۔ عزیزو! اس دعا مبارک کے پڑھنے سے جب تمام غموں کے دور ہونے کی ذمہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمام غم دور کر دے گا۔ اور قرضے ادا کر دے گا۔ تو تم کیوں ایسی قبولیت کی ذمہ داری والی دعاؤں کو چھوڑ کر دوسری چیزوں کی طرف جاتے ہو۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

درود شریف

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (متفق علیہ)

ترجمہ۔ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو بزرگ تعریف کیا ہوا ہے۔ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو برکت دے جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت دی تھی۔ بیشک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

فضیلت اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے۔ اور اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے دس درجے (قرب الٰہی میں) بلند ہوتے ہیں۔ (رواہ نسائی)

فضیلت دوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ قریب میرے ساتھ وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف بھیجا ہوگا (رواہ الترمذی)

چھینکنے والا یہ پڑھے

(۱۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (رواہ البخاری)

ترجمہ۔ سب تعریف خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔

چھینک سننے والا یہ کہے

(۱۴) یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (رواہ البخاری)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

(۱۵) یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (رواہ البخاری)

ترجمہ۔ تمہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور تمہاری حالت کو سنوارے۔

تکلیفوں میں مبتلا ہونے والا یہ پڑھے

(۱۶) حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ۔ مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اور وہ بہترین کارساز ہے۔

چاند دیکھنے کی دعا

(۱۷) اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ (رواہ الترمذی)

ترجمہ۔ اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن، ایمان سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

قبرستان میں جانے کی دعا

(۱۸) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ۔ اے قبروں والو! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں بخشے۔ تم ہم سے پہلے جا پہنچے ہو۔ ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔

سوتے یا جاگتے وقت ڈرنے والا یہ پڑھے

(۱۹) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ان کے غصے سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسے سے اور اس سے کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

محمد امین ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل لاہور

حضرت مولینا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ سے میری پہلی ملاقات

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ سے میری پہلی ملاقات مئی ۱۹۵۷ء میں ہوئی۔ جب کہ میں قیدی بچوں کو امتحان دلانے کے لئے اپنے ہمراہ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لے کر گیا۔ قبل ازیں حضرت کی ذات گرامی سے میرا تعارف غائبانہ ہی تھا اور وہ بھی محدود کبھی تو علماء کرام کی زبانی آپ کا ذکر خیر سنتا۔ اور کبھی آپ کے تصنیف کردہ رسالہ جات سے استفادہ کرتا۔ اس سے زیادہ آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ کبھی نصیب نہ ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ چند بار مختلف جلسوں میں آپ کا وعظ سننے کا موقعہ بھی ضرور ملا۔ مگر وہ بھی ایک عام انداز میں اور بات محض خطاب اور زیارت تک ہی محدود رہی۔ البتہ آپ کی روح پرور اور پر کشش شخصیت میرے دل میں اتر تی گئی۔ اگرچہ مصروفیتوں نے مجھے آپ کی زیارت سے محروم رکھا۔ مگر قیام پاکستان کے بعد رسالہ "خدام الدین" کے متواتر مطالعہ نے مجھے آپ کا گرویدہ بنا دیا۔ لیکن اب تک وہ قربت نصیب نہ ہوسکی۔ جس کی تمنا تھی۔ حکمت ایزدی دیکھئے ۱۹۵۰ء سے میرے قیدی شاگرد ہر سال امتحان دیتے تھے۔ مگر ان کا سنٹر امتحان شہر کے جنوبی اور مغربی حصے یا مال روڈ سے کبھی آگے نہیں گیا تھا۔ مگر اس سال ۱۹۵۷ء شیرانوالہ گیٹ مقرر ہوا۔ تو میں بہت خوش ہوا۔ کہ چلو "ہم خرما و ہم ثواب" کم از کم چھ دن تو آپ کی مجلس نصیب ہوگی۔ چنانچہ میں مقررہ تاریخ کو قیدی بچوں کو ساتھ لے کر وقت سے ذرا پہلے ہی پہنچ گیا۔ قیدی بچوں کے دل میں بھی آپ کی زیارت اور دعا کرانے کا شوق تھا۔ چنانچہ جب ہم پہنچے تو درس شروع ہونے والا تھا۔ آٹھ دس بجیلے نوجوان اور دو سپاہی دیکھ کر مشفقانہ نظر سے دیکھا۔ میں نے مختصر الفاظ میں تعارف کرایا اور دعا کی التجا کی۔ آپ نے تبسم فرمایا۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ بچوں کے چہروں پر بھی رونق آئی اور سب شاداں و فرحاں سنٹر میں داخل ہوگئے۔ میں تو ایک طرف۔ قیدی بچے بھی امتحان سے زیادہ آپ کی زیارت اور چند لمحوں کی صحبت سے خوش تھے۔ چنانچہ چھ دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ میں بچوں کو کمرۂ امتحان میں چھوڑ کر آپ کی خدمت میں آجاتا۔ اور ذرا ہٹ کر درس میں بیٹھ جاتا۔ مگر آپ ہر روز مجھے اپنے قریب بیٹھنے کو بلا لیتے۔ اور زیادہ توجہ فرماتے۔ مجھے بھی قرآن فہمی کا شوق تھا۔ اس لئے خوب لطف آنے لگا۔ اور آپ مجھ پر خاص نظر عنایت رکھنے لگے۔ آپ کا یہ درس خاص علماء کرام کا درس ہوتا تھا۔ جو ہر سال ماہ رمضان میں تین ماہ کی تربیت کے لئے آپ کے پاس آکر تھوڑی مدت میں کافی فیض حاصل کر جاتے ہیں۔ آپ ان کو اپنے رنگ میں رنگ جاتے اور شریعت کے ساتھ طریقت اور روحانیت کی کئی منزلیں بھی طے کر جاتے۔ آج بھی پاکستان بھر میں آپ کے شاگرد علماء کئی ہزار کی تعداد میں اور خلفا اپنی اپنی جگہ پر آپ کے روحانی فیض اور علم و عرفان سے اشاعت دین میں لوگوں کو فیض پہنچا رہے ہیں۔

امتحان ختم ہوگئے میں آپ کی زیارت اور درس دونوں سے محروم ہوگیا۔ تمنائے جستجو کو حرکت دی اور میں آپ کے اتوار کے درس میں شامل ہونے لگا۔ اللہ! اللہ آپ! کے درس میں وہ لطف آتا۔ کہ ایمان تازہ ہوجاتا۔ قرآن کی آیات۔ حدیث کی تائید۔ بزرگان شریعت و طریقت کی تاکید اور روز مرہ کے واقعات سے نتائج اخذ کرکے وہ درس دیتے کہ دلوں میں اتر جاتا چنانچہ میں نے آئندہ سال ماہ رمضان المبارک کی ابتدا میں علما کے ساتھ مکمل طور پر ایک ماہ میں آپ سے "سورہ بقر" مکمل پڑھی اور سمجھی۔ ملازمت کی پابندی نے مجھے اسی پر اکتفا کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ جس نے "سورہ بقر" کو سمجھ لیا گویا اس نے اسلام اور قرآن کو سمجھ لیا۔ رک گیا۔ البتہ اتوار کے درس میں تقریباً شامل ہوتا رہا۔ اور یہ سلسلہ کم و بیش آخری اتوار تک جاری رہا اور بھی کئی طرح کے درس ہوتے۔ صبح کا درس عوام کے لئے تھا۔ شام کے درس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ اور خاص ذوق و فکر کے لوگ شامل ہوتے جو انگریزی تعلیم کے ساتھ قرآنی تعلیم سے بھی استفادہ کرتے۔ آج کل ایک عرصہ سے یہ درس موقوف تھا اور آپ زیادہ وقت ذکر و فکر تالیف و تصنیف۔ اور رسالہ "خدام الدین" کے مضامین دیکھنے میں گزارتے۔ مسجدوں کی تعمیر بھی آپ کا محبوب اور مسنون مشغلہ رہا ہو۔ چنانچہ کئی ایک ایسی مساجد

کے متولی آپ ہی تھے - اتوار کی صبح کا درس جس میں ملازم پیشہ لوگ بھی شامل ہوتے - بلکہ ہفتہ کی شام تک ارد گرد کے علاقہ سے لوگ پہنچ جاتے - اور زیارت کے ساتھ قرآنی تعلیم سے روحانی تسکین حاصل کرتے - "مدرستہ البنات" کا اہتمام بھی آپ کی یادگار ہے - جہاں کئی سو لڑکیاں دینی اور دنیاوی تعلیم کے علاوہ گھریلو دستکاری کے کام بھی سیکھتی ہیں - آج کل بھی ۷ سو لڑکیاں زیرتعلیم ہیں - جن کے لئے چودہ استانیاں مقرر ہیں - جو قرآن خوانی سے لے کر اعلیٰ قرآن فہمی اور دینی مسائل تک کی تعلیم دیتی ہیں - اس کے علاوہ تجوید قرآن اور حفاظ کی جماعت الگ ہے - جو صبح و شام قرأت سیکھتے اور حفظ کرتے ہیں - مگر سب سے بڑھ کر علماء کی ٹریننگ کلاس تھی - اس کلاس میں مدرسہ نظامیہ کے مستند علماء شامل ہوتے - جن کی تعداد ہر سال پچاس اور ساٹھ کے درمیان ہوتی - اور علماء کرام کی یہ جماعت تین ماہ تک قرآن فہمی اور روحانی تربیت حاصل کرکے شریعت و طریقت کی کئی منزلیں طے کرتے - مولانا رحمۃ اللہ اکثر فرمایا کرتے کہ عالم اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے دل کی بیماریاں (ریا - عجب - کبر - حسد - کینہ - بغض اور فخر وغیرہ) آپ اکثر فرماتے کہ یہ بیماریاں علماء میں بھی ہیں - مزید فرمایا کرتے کہ جس طرح کپڑا رنگنے کے لئے رنگ اور رنگ ساز کی ضرورت ہوتی ہے - اسی طرح اللہ کے رنگ میں رنگنے کے لئے اللہ والے کی ضرورت ہے - علمائے کرام ہیں - رنگ فروش اور صوفیائے عظام ہیں رنگ ساز اور جب تک علما بھی کسی اللہ والے کے پاس نہیں بیٹھیں گے - اللہ کا رنگ نہیں چڑھے گا - اور دل کی دنیا نہیں بدلے گی - اور جب تک دل کی بیماریاں دور نہ ہونگی - اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتے - علماء میں بھی یہ بیماریاں ہیں - بس ان حضرات کو بھی اللہ والے رنگ ساز کی ضرورت ہے - تاکہ وہ انہیں اپنے رنگ میں رنگ کر (صبغۃ اللہ)

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۳۸۱ھ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ملتان

اس سال پندرہ مدارس فوقانیہ کے ۲۱۲ طلبہ دورۂ حدیث شریف سالانہ امتحان میں شریک ہوئے - جن میں سے (۳۹) درجہ علیا (فرسٹ ڈویژن) میں (۶۶) درجہ وسطیٰ (سیکنڈ ڈویژن) میں اور (۷۵) درجہ ادنیٰ (تھرڈ ڈویژن) میں کامیاب ہوئے - اور (۱۷) ضمنی امتحان (کمپارٹمنٹ) میں آئے مجموعی نتیجہ ۸۲½ فیصد ہے -

(۱) مدرسہ خیرالمدارس ملتان کے فاضل مولوی خلیل الرحمن ملتانی ساکن محلہ کوٹلہ تولہ خان اول نمبر پر کامیاب ہوئے - انہوں نے ۴۸۰ نمبر حاصل کئے فاضل موصوف کی عمر تقریباً بیس سال ہے - حفظ قرآن بھی مدرسہ خیرالمدارس ہی میں کیا - اس کے بعد ابتدائی تعلیم سے فراغت تک تمامتر تحصیل علم خیرالمدارس ہی میں کی ہے - موصوف اکثر و بیشتر مدرسہ کے امتحانات میں امتیازی نمبر حاصل کیا کرتے تھے - ماشاء اللہ صالح نوجوان عالم ہیں - مدرسہ خیرالمدارس کو ایسے فضلا پر بجا طور پر فخر ہے - موصوف ایک غریب گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں - لیکن خداداد صلاحیتیں اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا فرمائی ہیں - ان کی وجہ سے وہ آج جملہ اکابر و اساتذہ کی آنکھوں کا نور ہیں - اللہ تعالےٰ علم و عمل میں برکت عطا فرمائے -

(۲) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کے فاضل مولوی وحید اللہ بن صحبت خان دوم نمبر پر کامیاب ہیں انہوں نے ۴۶۰ نمبر حاصل کئے ہیں - اور بخاری شریف میں اول نمبر پر ہیں - اس میں سو میں سے ۹۳ نمبر حاصل کئے ہیں - مولوی وحید اللہ منڈونہ تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے باشندے ہیں - عرصہ پانچ سال سے دارالعلوم حقانیہ میں تعلیم پاتے رہے ہیں - ہمیشہ مدرسہ کے امتحانات میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوتے رہے ہیں - مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ ہذا نے ان کی علمی استعداد کو سراہتے ہوئے تحریر فرمایا ہے -

وجدانہ تمیز بین الاقران فی جودۃ الفھم وکمال الاستعداد العلمی - اللہ تعالیٰ ان کی علمی و عملی صلاحیتوں میں مزید اضافہ فرمائیں

(۳) نمبر سوم پر کامیاب ہونے والے طالب علم بھی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کے فاضل ہیں - مولوی عبدالحلیم صاحب ابن المولوی غلام محمود شالفین ریاست سوات کے باشندہ ہیں - موصوف نے ابتدا سے انتہا تک تمام تر تحصیل علم مدرسہ حقانیہ ہی میں کی ہے عرصہ گیارہ سال تک حقانیہ میں زیرتعلیم رہے ہیں - مدرسہ کے مہتمم و صدر مدرس ان کے متعلق لکھتے ہیں "ھو اھل الافادۃ العلمیۃ والتدریس واشاعۃ العلوم الدینیۃ من کل وجہ" - اللہ تعالیٰ ان کی قوتوں اور صلاحیتوں کو خدمت دین کے لئے وقف فرمائیں - اور دارالعلوم حقانیہ کو ذی استعداد علماء تیار کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائیں

محمود عفا اللہ عنہ

ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ملتان

نتیجہ امتحان سالانہ ۱۳۸۱ھ

مدارس فوقانیہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

نمبر شمار	نام مدرسہ	تعداد	غیر حاضر	شرکاء	کامیاب	ضمنی امتحان	ناکام	فیصد نتیجہ	کیفیت
۱	مدرسہ قاسم العلوم ملتان	۳۳	۱	۳۲	۲۹	۲	۱	۹۴ فیصد	
۲	" خیرالمدارس "	۳۱	×	۳۱	۲۳	۳	۵	۸۴ "	اول نمبر
۳	دارالعلوم کبیروالہ "	۷	×	۷	۶	۱	×	۱۰۰ "	
۴	" مظہر العلوم کراچی	۴	×	۴	۴	×	×	" "	
۵	" عربیہ اسلامیہ "	۱۵	×	۱۵	۱۵	×	×	" "	
۶	" قاسم العلوم فقیروالی	۳	۱	۲	۱	۱	۱	" "	
۷	" دارالعلوم ربانیہ	۶	×	۶	۴	×	۲	۶۷ "	
۸	" جامعہ مدنیہ لاہور	۱۴	۱	۱۳	۶	۱	۶	۵۴ "	
۹	" معراج العلوم بنوں	۶	×	۶	۴	۱	۱	۸۳ "	
۱۰	" دارالعلوم صدیقیہ ظفر محمد خیل	۳	×	۳	۲	×	۱	۶۶ "	
۱۱	" دارالعلوم العربیہ ٹل (کوہاٹ)	۴	×	۴	۱	۱	۲	۵۰ "	
۱۲	" دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ	۲۰	×	۲۰	۱۵	۱	۴	۸۰ "	دوم نمبر اور سوم نمبر
۱۳	" دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ	۵۳	۱	۵۲	۴۲	۳	۷	۸۶ "	
۱۴	" دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی	۱۱	×	۱۱	۵	۱	۵	۵۵ "	
۱۵	" جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ	۵	×	۵	۳	×	۲	۶۰ "	

مفصل نتیجہ امتحان سالانہ ۱۳۸۱ھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ۔ ملتان

مجموعی نتیجہ ۸۲½ فیصد کل شرکاء ۲۱۲ کامیاب ۱۷۶

مدرسہ قاسم العلوم ملتان نتیجہ ۹۴ فیصد

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱	محمد سعید ولد مولانا فیض محمد	۳۸۴	علیا	×
۲	غلام محمد ولد حاجی محمد	۴۲۷	〃	×
۳	بشیر احمد ولد کریم بخش جان	۲۸۶	ادنیٰ	×
۴	حافظ بشیر احمد ولد محمد موسیٰ	۲۴۴	ضمنی امتحان	ترمذی شریف
۵	رشید احمد ولد مولانا محمد رسول	۳۸۹	علیا	×
۷	غلام رسول تونسوی ولد مولانا محمد عبد اللہ	۲۷۷	ادنیٰ	×
۸	امام شاہ ولد مولانا عالم شاہ	۳۴۸	وسطیٰ	×
۹	امداد اللہ ولد محمد اعظم	۲۶۹	ادنیٰ	×
۱۰	عصمت اللہ ولد محمد جمیل	۲۹۵	〃	×
۱۱	محمد امین ولد محمد یوسف	۳۵۸	وسطیٰ	×
۱۲	عبد العزیز ولد سراج دین	۲۹۹	ادنیٰ	×
۱۳	عبد الرحمن ولد مولانا غلام رسول	۴۳۲	علیا	×
۱۴	عبد الستار ولد میاں نور احمد	۳۱۸	وسطیٰ	×
۱۵	محمد شفیع ولد مولوی غلام قادر	۲۹۷	ادنیٰ	×
۱۶	محمد بارک اللہ ولد مولانا فتح الدین	۲۹۶	〃	×
۱۷	علی محمد ولد میاں محمد اکبر	۳۱۹	وسطیٰ	×
۱۸	لعل محمد ولد مولوی محمد	۲۵۱	ادنیٰ	×
۱۹	عبد العزیز ولد مولوی غلام رسول	۳۱۳	وسطیٰ	×
۲۰	غلام محمد ولد مولوی غلام رسول	۳۱۰	〃	×
۲۱	محمد محبوب عالم ولد حاجی محمد اشرف	۳۱۰	〃	×
۲۲	محمد جان ولد مولانا مہربان	۳۲۲	〃	×
۲۳	عبد المجید ولد غلام رسول	۲۷۲	ادنیٰ	×
۲۴	فیض احمد ولد حاجی محمد بخش	۲۹۳	ضمنی امتحان	ترمذی شریف
۲۵	حافظ عبد المالک ولد محمد حیات خاں	۳۲۵	وسطیٰ	×
۲۷	عبد العزیز ولد مولوی محمد نواز	۳۳۳	〃	×
۲۸	بشیر احمد تونسوی ولد مولوی احمد یار	۳۵۰	〃	×
۲۹	بشیر احمد ولد مولوی واجد بخش	۳۳۰	〃	×
۳۰	محمد حسین ولد ملا احمد	۳۱۳	〃	×
۳۱	محمد حضرت ولد عبد الودود	۳۱۹	〃	×
۲۰۹	عبد القیوم فراہی ولد مولانا عبد اللہ	۳۳۱	〃	×
۲۱۰	عبد الکریم ولد محمد اکبر	۲۶۶	ادنیٰ	×

مدرسہ خیر المدارس ملتان

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۳۲	محمد یار ولد غلام حسین	۳۹۵	علیا	ضمنی امتحان
۳۳	حافظ محمد رمضان ولد صوفی نبی بخش	۳۲۵	ضمنی امتحان	ترمذی شریف
۳۴	محمد خلیل ولد حبیب اللہ	۳۷۳	علیا	×
۳۵	عبد المجید ولد حاجی شیر محمد	۳۳۸	وسطیٰ	×
۳۶	محمد صدیق ولد نیک محمد	۳۵۰	〃	×
۳۷	خلیل الرحمن ولد واجد بخش	۴۸۱	علیا	×
۳۸	وکیل احمد ولد ماسٹر مسیتے خاں	۳۶۴	〃	×

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۳۹	عبد القادر ولد محمد بخش عرف محمد متقی	۳۸۶	علیا	×
۴۰	عبد الرحمن ولد مولانا حسین بخش	۲۹۷	ادنیٰ	×
۴۱	جمیل الرحمن ولد ہدایت علی	۲۹۷	ضمنی امتحان	بخاری شریف
۴۲	محمد ارشاد ولد ہدایت اللہ	۴۱۹	علیا	×
۴۳	غلام حسین ولد لعل حسین	۳۲۲	وسطیٰ	×
۴۴	سردار محمد ولد گودھا	۳۰۸	〃	×
۴۸	محمد اقبال نعمانی ولد مولوی عبد اللہ	۳۶۷	علیا	×
۵۰	نذیر احمد ولد محمد پہلوان	۳۲۸	وسطیٰ	[illegible]
۵۱	عزیز احمد ولد حافظ محمد صدیق	۳۶۲	[illegible]	[illegible]
۵۲	رحیم بخش ولد میاں محمد حسین	۳۶۸	〃	×
۵۳	عبد الکریم ولد میاں غلام فرید	۳۱۶	وسطیٰ	×
۵۴	فضل احمد ولد حاجی محمد رمضان	۳۱۲	〃	×
۵۵	حبیب احمد ولد حافظ مولوی محمد شریف	۲۴۴	ادنیٰ	×
۵۶	رحیم بخش ولد محمد عبد اللہ	۳۰۷	وسطیٰ	×
۵۷	مشتاق احمد ولد مولانا محمد عقیل	۳۶۴	علیا	×
۵۸	نظام الدین ولد خلیل احمد	۳۳۶	وسطیٰ	×
۵۹	محمد حنیف ولد بہادل خاں	۳۵۹	〃	×
۶۱	عبد اللطیف ولد حافظ محمد رفیع	۲۶۳	ضمنی امتحان	ترمذی شریف
۶۲	محمد رمضان ولد صوفی محمد خان	۳۰۳	وسطیٰ	〃

مدرسہ دار العلوم عید گاہ کبیر والہ ضلع ملتان

نتیجہ سو فیصد

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۶۳	حافظ عبد الواحد ولد مولانا غلام احمد	۳۸۵	علیا	×
۶۴	محمد عبد الخالق ولد مولینا غلام رسول	۳۳۶	وسطیٰ	×
۶۵	حافظ غلام مصطفیٰ ولد حافظ عبد الحق	۲۹۲	ادنیٰ	×
۶۶	محمد حنیف ولد حافظ خدا بخش	۳۶۸	علیا	×
۶۷	خدا بخش ولد مولوی محمد واصل	۳۲۸	ضمنی امتحان	بخاری شریف
۶۸	صالح محمد ولد محمد عبد اللہ	۳۱۸	وسطیٰ	×
۶۹	حافظ محمد یوسف ولد فتح محمد	۳۰۴	〃	×

مدرسہ مظہر العلوم کراچی

حسب فیصلہ مجلس وفاق مظہر العلوم کراچی نتیجہ روک دیا گیا ہے تحقیق کے بعد نتیجہ شائع کر دیا جائے گا۔ دستخط محمود عفا اللہ عنہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۷۴	محمود الدین ولد عبد الہادی	۳۴۸	وسطیٰ	ضمنی امتحان
۷۵	غلام یحییٰ ولد غلام نقشبند	۳۶۵	علیا	×
۷۶	محمد عبد اللہ شاہ ولد پیر عظیم شاہ	۴۰۶	〃	×
۷۷	محمد عبد الرؤف ولد محمد اکرام علی	۳۸۰	〃	×
۷۸	محمد عزیز ولد مولینا عبد الحق مرحوم	۴۰۲	〃	×
۷۹	محمد یوسف ولد جانثار	۴۲۷	〃	×
۸۰	محمد ابراہیم ولد مولوی غلام رسول	۳۹۰	〃	×
۸۱	عبد الغفور سندھی ولد مولوی عبد اللہ	۴۲۰	〃	×
۸۲	غلام محمد ولد میاں اللہ داد	۲۹۴	ادنیٰ	×
۸۳	مطیع الرسول ولد میاں غلام محمد	۳۴۹	وسطیٰ	×

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۸۴	عبد العلی افغانی ولد محمد وزیر	۴۳۲	علیا	×
۸۵	شاہ زر خاں ولد شاہ زرماں	۳۸۶	〃	×
۸۶	عبد الصمد بلوچستانی ولد مولوی عبد العزیز	۴۰۹	〃	×
۲۱۲	راز محمد افغانی ولد مولانا نور محمد	۳۹۲	〃	×
۲۱۳	عبد الحی ولد مولوی محمد صفدر علی	۲۴۹	ادنیٰ	×

مدرسہ عربیہ فقیر والی، ضلع بہاولنگر (نتیجہ سو فیصد)

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۸۷	عبد الواحد ثاقب ولد ولی محمد	۳۹۹	علیا	
۸۸	سلطان احمد ولد محمد رمضان	۲۸۸	ضمنی امتحان	ترمذی شریف

دار العلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین ضلع لائلپور

نتیجہ ۶۷ فیصد

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۸۹	نور محمد ولد کرم دین	۲۶۷	ادنیٰ	〃
۹۱	اللہ بخش جوش ولد کرم دین	۳۱۳	وسطیٰ	〃
۹۲	شبیر محمد ضیغم ولد قادر بخش	۳۹۴	علیا	〃
۹۴	بشیر احمد نعمانی ولد علی محمد	۲۷۱	ادنیٰ	〃

جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور

نتیجہ ۵۴ فیصدی

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۹۵	محمد یار ولد ملک قادر بخش	۲۸۸	ادنیٰ	〃
۹۷	عبد الحق ولد حافظ محمد عبد اللہ	۳۱۵	وسطیٰ	〃
۱۰۱	محمد حنیف میواتی ولد محمد حفیظ	۳۵۵	وسطیٰ	〃
۱۰۳	عبد القیوم ولد مولانا غلام رسول	۳۲۱	〃	
۱۰۵	اجیر محمد ولد صالح محمد	۲۸۳	ضمنی امتحان	بخاری شریف
۱۰۶	محمد سعید ولد فقیر محمد	۲۹۹	ادنیٰ	〃
۲۱۴	محمد اظہر ناظر ولد مولانا فضل الحق	۲۹۱	〃	〃

مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں

(نتیجہ ۸۳ فیصد)

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱۰۸	سلطان محمد ولد پیر محمد	۲۴۶	ادنیٰ	×
۱۰۹	محمد ناصر شاہ ولد گل شیر شاہ	۲۶۰	〃	×
۱۱۰	طاہر الدین ولد سعد الدین	۲۵۳	ضمنی امتحان	ترمذی شریف
۱۱۱	عبد الحمید ولد مولوی شاہ ملوک	۲۸۳	وسطیٰ	×
۱۱۳	گل مرجان ولد سلطان محمد	۳۱۲	〃	×

دار العلوم صدیقیہ ظفر محمد خیل ضلع

نتیجہ ۶۶ فیصد

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱۱۴	عبد العلیم ولد مولوی محمد سلطان اسکندر	۲۷۱	ادنیٰ	×
۱۱۵	امیر اکبر ولد گلزار	۲۶۰	〃	×

دار العلوم العربیہ، ٹل ضلع کوہاٹ

نتیجہ ۵۰ فیصد

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱۹	حلیم گل وسیدان گل	۲۷۲	ضمنی امتحان	ترمذی شریف
۲۰	خالیستہ گل ولد حضرت گل	۲۷۲	ادنیٰ	×

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور نتیجہ ۸۰ فیصد

نمبر	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱۲۱	امیر شاہ ولد علی حیدر	۲۷۶	ضمنی امتحان	ترمذی شریف

نمبر شمار	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱۲۴	حبیب الرحمن ولد حضرت غلام	۴۰۲	علیا	×
۱۲۵	محمد مہر بخش ولد محمد جان	۳۵۱	وسطیٰ	×
۱۲۶	عبدالحلیم ولد مولوی غلام محمود	۴۴۵	علیا	×
۱۲۸	عبدالحنان ولد الف خان	۲۶۶	ادنیٰ	×
۱۲۹	ولی جان ولد غلام جان	۴۰۹	علیا	×
۱۳۰	عبدالرحیم ولد امیر نواز	۳۶۱	"	×
۱۳۱	عبدالحق ولد میاں رسول	۳۵۴	وسطیٰ	×
۱۳۲	محمد حنیف ولد مولوی محمد علیم	۴۱۴	علیا	×
۱۳۳	عطاء اللہ ولد محمد مزار	۳۸۰	وسطیٰ	×
۱۳۴	محمد شفیع ولد برکت شاہ	۲۹۳	ادنیٰ	×
۱۳۵	غلام محبوب ولد غلام محمد	۳۴۹	وسطیٰ	×
۱۳۶	گل میران ولد سید میران	۴۰۳	علیا	×
۱۳۸	میاں عصمت شاہ ولد سرمست شاہ	۳۴۶	وسطیٰ	×
۱۳۹	وحید اللہ ولد محبت خان	۴۶۰	علیا	×
۱۴۰	سید محمد ولد غلام محمد	۳۱۰	وسطیٰ	×

دارالعلوم چارسدہ ضلع پشاور

نتیجہ ۸۶ فیصد

نمبر شمار	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱۴۱	سید محمد قاسم ولد مولوی فی عبدالغفور	نقل کی پاداش میں بخاری کے نمبروں سے محروم کر دیا گیا		
۱۴۲	محمد عبداللہ شاہ ولد مولوی نزل اللہ	۳۸۹	علیا	×
۱۴۳	محمد فیض اللہ شاہ ولد مولوی نزل اللہ	۲۷۲	ادنیٰ	×
۱۴۴	رحمان گل ولد گلزار دین	۲۹۶	"	×
۱۴۵	رحمت اللہ ولد مولوی حبیب اللہ	۳۸۳	علیا	×
۱۴۶	عبدالغفار ولد عبدالرؤف	۲۹۶	ادنیٰ	×
۱۴۷	سلطان الرحمن ولد مولوی محمد امین	۲۵۷	"	×
۱۴۸	محمد سلام ولد عبداللہ عرف گل سید مولوی	۲۹۶	"	×
۱۴۹	عبدالجلال ولد حسن خاں	۲۴۴	"	×
۱۵۰	محمد موسیٰ ولد شاہنواز	۲۹۹	"	×
۱۵۱	صالح عرف غلام نبی ولد آقا صالح	۲۴۰	ضمنی امتحان ترمذی شریف	
۱۵۲	عبید الرحمن عرف شل خان ولد گلستان	۳۳۶	وسطیٰ	×
۱۵۳	شیرین جان ولد عبدالغفور	۲۹۷	ادنیٰ	×
۱۵۴	فیض الحق ولد محمد عیسیٰ	۳۱۴	وسطیٰ	×
۱۵۵	محمد اسمٰعیل ولد مولوی محمد گلاب	۳۹۲	علیا	×
۱۵۷	عبدالرزاق ولد ملا حمید اللہ	۲۸۳	ادنیٰ	×
۱۵۸	شاہ ولی خان ولد شیر عالم خاں	۳۱۱	وسطیٰ	×
۱۶۱	عبدالحکیم ولد حاجی آقا محمد	۳۴۹	وسطیٰ	×
۱۶۳	عبدالصمد ولد فاتح گل	۳۱۶	"	×
۱۶۴	عزیز گل ولد موسیٰ خاں	نقل کی پاداش میں مسلم کے نمبروں سے محروم کر دیا گیا		
۱۶۵	محمد شفیع ولد ملا فقیر محمد	۲۸۱	ادنیٰ	×
۱۶۶	دولت دار ولد سرواز	۲۸۷	"	×
۱۶۷	سید سلیمان ولد سید عظیم	۳۴۵	وسطیٰ	×
۱۶۸	محمد عالم ولد شیر عالم	۲۶۶	ادنیٰ	×
۱۶۹	فضل احمد ولد حضرت احمد	۳۴۰	وسطیٰ	×
۱۷۰	محمد علاء الدین ولد غلام حیدر	۳۲۰	"	×
۱۷۱	شرف الدین ولد گل محمد	۲۵۲	ادنیٰ	×

نمبر شمار	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱۷۳	غلام صفدر ولد غلام حیدر	۲۹۷	ادنیٰ	×
۱۷۴	فضل الرحمن ولد مومن گل	۲۷۰	"	×
۱۷۵	محمد طاہر عرف سلطان احمد ولد محمد اکرم	۳۱۶	وسطیٰ	×
۱۷۶	احمد جان عرف احمد ملا ولد اذان اللہ	۲۸۶	ادنیٰ	×
۱۷۷	صابر الرحمن ولد ملا عبدالمجید	۲۹۷	"	×
۱۷۸	جان محمد ولد قاضی رحمت اللہ	۲۷۹	ضمنی امتحان بخاری شریف	
۱۷۹	مہدی الرحمن عرف ہادی الرحمن ولد فضل حق	۳۲۱	وسطیٰ	×
۱۸۰	سید خاکسار باشا ولد نور باشا (عرف فقیر جان)	۲۵۱	ادنیٰ	×
۱۸۱	محمد دین ولد عبدالکریم	۳۳۷	وسطیٰ	×
۱۸۲	محمد گل ولد عبداللہ	۲۵۶	ادنیٰ	×
۱۸۳	رفیق اللہ ولد مولوی رحمت اللہ	۳۴۰	وسطیٰ	×
۱۸۴	محمد نور ولد مولوی سید عالم	۲۶۳	ادنیٰ	×
۱۸۵	فضل محمود ولد مولوی گل حبیب	۳۴۵	وسطیٰ	×
۱۸۶	عبدالمتین ولد مولوی عبدالعزیز	۲۴۸	ضمنی امتحان بخاری شریف	
۱۸۷	محمد اکبر ولد عبدالجلیل	۲۷۱	ادنیٰ	×
۱۸۸	گل حیدر ولد محمد علی	۲۷۹	"	×
۱۹۰	محمد منیر ولد مولوی عبدالشکور	۳۶۲	علیا	×
۱۹۱	نور محمد ولد الف خاں	۲۷۳	ضمنی امتحان ترمذی	
۲۱۱	خادم اللہ ولد عبدالحی	۲۸۸	ادنیٰ	

دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی ضلع پشاور

نتیجہ ۵۵ فیصد

نمبر شمار	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۱۹۳	فتح محمد ولد آقا محمد	۲۴۰	ضمنی امتحان ترمذی	
۱۹۴	دور گل ولد محمد گل	۳۵۸	وسطیٰ	×
۱۹۵	بشیر اللہ ولد قاضی مطیع اللہ	۲۸۰	ادنیٰ	×
۱۹۷	احسان اللہ ولد گل محمد	۲۴۲	ضمنی امتحان ترمذی	
۱۹۹	حافظ محمد بشیر ولد نیک محمد	۳۵۸	وسطیٰ	×
۲۰۲	محمد امین ولد نصر اللہ خاں	۳۰۸	"	×

جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ خٹک

(نتیجہ ۶۰ فیصد)

نمبر شمار	نام مع ولدیت	کل نمبر حاصل کردہ	نتیجہ درجہ کامیابی	ضمنی امتحان
۲۰۴	عبدالعلی ولد میاں زر	۳۶۲	وسطیٰ	×
۲۰۷	غلام عیسیٰ ولد محبت خان	۲۶۱	ادنیٰ	×
۲۰۸	جنت گل ولد نقیب خاں	۳۵۸	وسطیٰ	×
خصوصی				
۲۱۶	بشیر احمد ولد حاجی محمد حنیف	۳۱۷	وسطیٰ	×

نتیجہ کتب امتحان سالانہ ۱۳۸۱ھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

پرچہ	اسماء کتب	شرکاء امتحان	کامیاب	ناکام
پہلا پرچہ	صحیح بخاری	۲۱۲	۱۸۸	۲۴
دوسرا پرچہ	صحیح مسلم	"	۱۸۲	۳۰
تیسرا پرچہ	جامع ترمذی	"	۱۶۹	۴۳
چوتھا پرچہ	سنن ابی داؤد	"	۹۳	۱۰۹
پانچواں پرچہ	سنن نسائی - ابن ماجہ شمائل	"	۲۰۱	۱۱
چھٹا پرچہ	طحاوی، موطئین	"	۱۷۸	۳۴

بقیہ پہلی ملاقات صفحہ ۵ سے آگے

اللہ کے رنگ میں رنگ دے۔

آپ مجمع البحرین تھے۔ اور اس طرح علمائے کرام کو بھی شریعت کے ساتھ طریقت اور روحانیت کی منازل طے کراتے۔ اور روحانی تسکین بخشتے اس ضمن میں جمعرات کی مجلس ذکر خاص معروف تھی۔ سندھ تک کے دوست شام تک پہنچ جاتے۔ اور جمعرات کو مجلس ذکر و فکر میں شامل ہو۔ کہ اللہ اللہ کرتے اور اللہ کی دھیمی دھیمی گونج میں نور توحید سے دلوں کو منور رکھتے۔ آج کل یہ حضرات ایسے شیفتہ تھے۔ کہ مقامی حضرات کی نسبت بیرونی حضرات زیادہ ہوتے اور یہ شیدائی دوسرے دن جمعہ پڑھ کر الوداع ہوتے۔ گاہے بگاہے مجھے بھی ان مجالس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوتا۔ میں جناب مولانا صاحب کی عمر۔ صحت اور بے پناہ مصروفیات کو دیکھتا تو تسلیم کرتا۔ کہ محض ایک ولی ہی اتنے فیض پہنچا سکتا ہے۔ یہ تھی میری پہلی ملاقات جو میری دین و دنیا کی بہتری کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اور جس کے تصور سے ہی ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ تھی آپؒ کی روحانیت جس کی ایک جھلک نے مجھے دین سے آشنا کر دیا۔ اور اپنا گرویدہ بنا لیا ایسے ہی بزرگوں کے متعلق کہا جاتا ہے

؎ یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اَحَادِیثِ رَسُولؐ صلی اللہ علیہ وسلم

بندہ کی توبہ سے خدا خوش ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَا شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک بندہ نے ایک گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے۔ تو اس کو معاف کر دے۔ یہ سن کر خداوند تعالےٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندہ کو اس کا علم ہے۔ کہ اس کا ایک پروردگار ہے۔ جو بخشتا ہے گناہوں کو (جب اس کا جی چاہے) اور پکڑتا ہے۔ گناہوں پر (جب اس کا جی چاہے پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ (کے گناہ) کو پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچھ دن یعنی جتنے دن خدا نے چاہا اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے پس کہا خدا نے فرشتوں سے کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر بخش دیا میں نے اس کو پھر باز رہتا ہے۔ بندہ گناہ سے جب تک خدا چاہے۔ اور اس کے بعد بندہ پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے رب میرے میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو بخش دے پس کہا خداوند تعالےٰ نے فرشتوں سے کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے۔ جو معاف کرتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر۔ پس بخشا میں نے اس کو اب وہ جو چاہے کرے

بندہ کی توبہ سے خدا خوش ہوتا ہے

عَنْ جُنْدُبٍؓ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اِنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بیان کیا کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے خدا کی فلاں شخص کو خدا نہیں بخشیگا اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا پس میں نے بخشدیا

بقیہ مجلس ذکر صہ ۶ سے آگے

دین کی طرف متوجہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت کو استقامت دے اور گمراہ لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میرے سارے نام اچھے ہیں۔ مجھے میرے ناموں کے ساتھ پکارو۔ اور جو میری یاد نہیں کرتے۔ اُن کی بالکل پروا نہ کرو۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

دوسری بات آپ سے عرض کرتا ہوں کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر آپ مجلس ذکر، درس قرآن اور نماز جمعۃ المبارک میں باقاعدگی کے ساتھ تشریف لائیں۔ اور حضرتؒ کے بنائے ہوئے وظائف کو اسی طرح کرتے رہیں۔ ذکر اللہ میں ذرا بھی کوتاہی نہ کریں ورنہ روحانی حالت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

اللہ تعالےٰ حضرتؒ کی قبر کو نور سے بھر دے اُن پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور اپنی یاد کی کثرت سے توفیق عطا فرمائے۔ و صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔ (آمین!)

بقیہ صہ ۱۹۔ (بچوں کا صفحہ)

کہ صرف کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے پر عمل نہ ہوگا۔ ہم لوگ سرسبز نہیں ہو سکتے۔

اختر:۔ میں بڑی بھول میں تھا دنیا کچھ بھی کہے لیکن مجھے پرواہ نہیں۔ میں جواب دے لوں گا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی باتوں پر انشاء اللہ عمل کرونگا۔

بھائی جان:۔ سب لوگ ہاتھ اٹھاؤ اور دعا مانگو کہ اللہ تعالےٰ ہم لوگوں کو اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو ہر کام میں اپنے اللہ کے احکام پر اور اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کا صفحہ

[...]لّہ والوں کی بات یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

حافظ عبدالاحد صدیقی

آؤ! جلیل بیٹھو۔ خیر تو ہے چہرے سے تو معلوم ہو رہا ہے کہ بڑے متفکر ہو۔

جلیل:۔ کیا کہوں بھائی جان! گھر میں تو کہرام مچا ہوا ہے، گھر والے، ابا اور حافظ جی کو گالیاں دے رہے ہیں۔

بھائی جان:۔ کیا بات ہے؟

جلیل:۔ زبیدہ کے عقد کی تاریخ مقرر کرتے وقت حافظ جی اور ابا بھی تھے۔ طے ہوا تھا۔ کہ شادی شرعی طور پر ہوگی باجا گاجا بالکل نہ ہوگا —— بلکہ حافظ جی تو کہہ رہے تھے کہ باجا بجانا حرام ہے۔ سب لوگ مان بھی گئے تھے۔ اگلے ہفتہ میں بارات آنے والی ہے۔ آپ کے پاس خط لکھا تھا غالباً ملا ہوگا ابا جان نے سب انتظام کر لیا ہے۔ دولھا کا بھائی اختر آیا تھا کہہ گیا ہے کہ بارات بینڈ کے ساتھ آوے گی۔ بار بار یہ دن نہیں آتے۔ چھوٹا بھائی لڑکے کے برابر ہوتا ہے۔ ہم تو اپنی تمنا پوری کریں گے —— بغیر باجے کے کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ ہی سوچئے۔ آپ کے

والد صاحب تو بات بات میں یہی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہم نہیں کریں گے۔ میرے سمجھانے سے تو ابا جان راضی ہو گئے اور کہنے لگے۔ بیٹا! تمہیں نباہنا ہے جیسا چاہے ویسا کرو۔ ہمارا کوئی ٹھیک نہیں ہے، آج مر کل دوسرا دن۔ لیکن حافظ جی تو اللہ ہی کے بنائے ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ میں آپ کی تقریب میں شرکت نہ کروں گا جو چاہے وہ کرو۔

بھائی جان:۔ جلیل! آپ کا کیا خیال ہے۔ کس طرح کرنا چاہتے ہو؟

جلیل:۔ بھائی جان! اختر کو آپ سمجھا دیجئے۔ سب کام ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ دیکھئے۔ ابا جان کو لے کر اختر آ رہا ہے۔ اس کو چین نہیں ہے۔ اچھا موقع ہے طے کر لیجئے۔

السلام علیکم ——!

وعلیکم السلام۔ آؤ اختر بھائی خیریت تو ہے؟

اختر:۔ ارے خیریت ہوتی تو دوبارہ کیوں آتا۔

بھائی جان:۔ کہئے کہئے۔

اختر:۔ بلا باجے کے ہم لوگ شادی نہیں کرینگے۔

بھائی جان:۔ کیوں نہیں کرینگے بات تو اسی پر طے ہوئی تھی کہ شادی شرعی طور پر ہوگی۔

اختر:۔ کچھ بھی ہو دنیا ہم کو تھوکے گی اور کہے گی کہ پیسے کے ڈر کی وجہ سے باجا نہیں لائے۔ باپ ہوتا تو کیا اسی طرح شادی ہوتی۔ خدا کسی کو یتیم نہ کرے۔

بھائی جان:۔ آپ تو مسلمان ہیں۔

اختر:۔ کیا اس میں آپ کو شبہ ہے۔

بھائی جان:۔ نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے پڑھنے والے ہیں اور سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

اختر:۔ ضرور ہیں۔

بھائی جان:۔ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو باجا حرام فرمایا ہے۔ اسی لئے میں بھی منع کرتا ہوں۔ آپ ہی بتلائیے اس پر کون عمل کرے گا؟

اختر:۔ محلّے والے کہہ رہے تھے کہ بینڈ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بھائی جان:۔ اختر! یہ تو بتاؤ کہ تم محلّے والوں کی بات مانوگے یا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ تمہیں فیصلہ کر لو

(باقی صـ۱۸ پر)

ایڈیٹر
عبید اللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ...
نمبر ۴۷...

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور یجن بذریعہ چٹھی نمبری ۷/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۷۳۰-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ...